4671CH10

10

پنسل کی کہانی

کوئی بھی ایجاد جب عام ہو جاتی ہے تو یہ خیال بھی نہیں گزرتا کہ شروع شروع میں اس کی قیمت کتنی زیادہ رہی ہو گی۔ آج خوب صورت رنگ برنگی پنسلیں دو دو آنے میں مل سکتی ہیں۔ مگر ایک وقت ایسا بھی تھا جب ایک معمولی کھردری پنسل کی قیمت پانچ روپے تک ادا کرنی پڑتی تھی۔ اس زمانے میں اس کا شمار عجوبوں میں ہوتا تھا۔ عجوبے سے استعمال کی چیز بننے تک اسے کئی مرحلوں سے گزرنا پڑا۔

امریکہ میں میسے شوٹ نام کا ایک شہر ہے۔ اب سے کافی عرصہ پہلے اسی شہر میں جوزف ڈکسن نام کا ایک لڑکا رہتا تھا۔ جوزف کے والدین بہت غریب تھے۔ بیچارے جوزف کو دو وقت پیٹ بھر کھانا بھی مشکل سے میسر آتا تھا۔ پڑوس ہی میں جوزف کا ایک دوست رہتا تھا جس کا نام فرانس پی باڈی تھا۔ فرانس کے والد کی دواؤں کی دوکان تھی۔ فرصت کے وقت میں جوزف اور فرانس اس دوکان پر بیٹھے بیٹھے بازار کی چہل پہل دیکھا کرتے تھے۔

ایک دن بیٹھے بیٹھے جوزف نے دیکھا کہ دوکان پر کھرل میں چمکیلے قسم کا کوئلہ پیسا جا رہا ہے۔ اس چمکیلے کوئلے

کو 'گریفائٹ' کہتے ہیں۔ جوزف نے یہ بات بہت غور سے دیکھی کہ اس چمکیلے کوئلے کو کاغذ پر رگڑنے سے سیاہ نشان بن جاتا ہے۔ وہ فرانس سے گریفائٹ کا تھوڑا سا چورا مانگ کر گھر لے گیا۔

گھر پہنچ کر اُس نے اس سیاہ بُرادے کو چکنی مٹی کے ساتھ ملا کر گوندھ لیا۔ گوندھی ہوئی مٹی سے اس

نے ایک لمبی سی بتی بنائی اور اُسے دھوپ میں خشک کر لیا۔ اب اُس نے پڑوس ہی کے ایک بڑھئی سے لکڑی کا نلکی نما ایک سانچہ بنوایا اور اس سانچے میں ایک شگاف لگا کر خشک بتّی اس میں فٹ کر دی۔ سانچے کا ایک سرا اُس نے چاقو سے چھیل دیا، اور بتی کی نوک سے کاغذ پر لکھا۔ کاغذ پر سیاہ حروف چمکنے لگے۔ یہ دیکھ کر جوزف کی خوشی کا ٹھکانہ نہ رہا۔ اس نے دنیا کی پہلی پنسل ایجاد کر لی تھی۔

جوزف کی لگن دن بدن بڑھتی گئی۔ رات رات بھر جاگ کر وہ چولھے کی آنچ پر پنسلیں سکھانے لگا۔ اسکول سے اس کی پڑھائی چھوٹ گئی۔ پنسلیں بنانے کے لیے پیسے کی ضرورت تھی۔ اس غرض سے وہ سارا دن اینٹوں کے بھٹّے پر مزدوری کرتا تھا اور پھر آدھی رات تک پنسلیں بناتا رہتا تھا۔ اب اُس نے پنسلوں کے لکڑی کے سانچے کو پگھلے ہوئے موم کے رنگوں سے رنگنا بھی شروع کر دیا۔ راتوں رات جوزف کی تقدیر چمک اُٹھی۔ اس کی بنائی ہوئی پنسلیں تین روپے سے پانچ روپے تک میں فروخت ہونے لگیں۔

اپنی آمدنی میں اضافہ کرنے کے لیے جوزف نے بڑھئی کا کام بھی خود ہی کرنا شروع کر دیا۔ لکڑی کے خول

بنانے میں ہاتھ بٹانے کے لیے چار پانچ کاریگر بھی رکھ لیے۔ کوئی لکڑی چھیلتا، کوئی بتّی، کوئی گوند چپکاتا تو کوئی موم کے رنگوں سے پنسلیں رنگتا۔

پچیس سال کی عمر میں وہ اپنی بیوی اور کاری گروں کے ساتھ جرمنی چلا گیا۔ وہاں ایرہارڈ مینبر نام کے ایک لکھ پتی کی مدد سے اس نے پنسلوں کا کارخانہ کھولا۔ ان ہی دنوں جنگ چھڑ گئی۔ فوجی دستوں کے لیے پنسلوں کی مانگ

بڑھنے لگی۔ جوزف نے اپنی لگن اور دماغ سے ایک نئی مشین بنائی جو ایک منٹ میں ایک سو پنسلوں کے ڈھانچے تیار کر ڈالتی تھی۔

ستر سال کی عمر میں جوزف کا انتقال ہو گیا۔ مگر اس کے نام پر چلائی ہوئی 'جوڈکسن' پنسل کمپنی آج بھی زندہ ہے۔ جوزف ڈکسن کی کہانی ایک ایسے غریب لڑکے کی کہانی ہے جو اپنی محنت اور لگن کی بدولت کروڑپتی بن گیا اور آنے والی نسلوں کے لیے ایک کارآمد تحفہ دے گیا۔

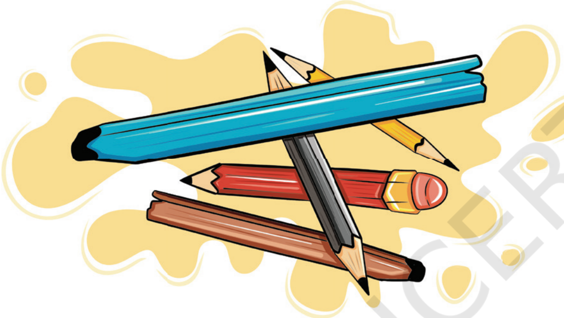

لفظ و معنی

ایجاد	:	کھوج
عجوبہ	:	انوکھا، نرالا
میسر	:	دستیاب
کھرل	:	اوکھلی کی قسم کا چھوٹا برتن
شگاف	:	پھٹا ہوا
لگن	:	لگاؤ، تعلق
کارآمد	:	کام آنے والا

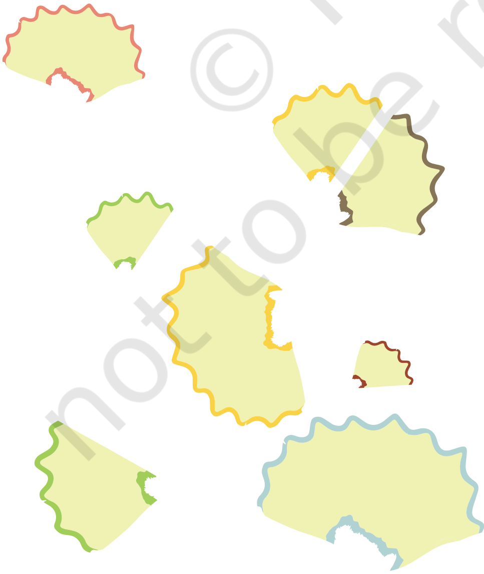

© NCERT not to be republished

غور کرنے کی بات

سبق میں یہ بتایا گیا ہے کہ جوزف ڈِکسن کس طرح کڑی محنت، لگن اور مشاہدہ کے ذریعہ مشہور انسان بنا۔ جس طرح جوزف نے اپنی محنت اور لگن سے ہمیں اتنا کار آمد تحفہ دیا، اسی طرح دوسرے بہت سے لوگوں نے بھی بہت سی کارآمد چیزیں ایجاد کی ہیں۔

سوچیے اور بتائیے

1. آپ کے خیال میں جوزف رات رات بھر جاگ کر چولہے کی آنچ پر پنسلیں کیوں سکھاتا تھا؟
2. اگر پنسل کی ایجاد نہ ہوتی تو کیا صورت ہوتی؟
3. گریفائٹ کے علاوہ آپ کون کون سی دھاتوں کے نام جانتے ہیں؟ لکھیے۔
4. قلم اور پنسل کے درمیان پانچ فرق لکھیے؟
5. پنسل کی کہانی سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

دیے گئے الفاظ کے متضاد لکھیے اور انھیں جملوں میں استعمال کیجیے

عام ____________________

سیاہ ____________________

فروخت ____________________

کارآمد ____________________

اضافہ ____________________

© NCERT not to be republished

خوش خط لکھیے اور بلند آواز سے پڑھیے

1. خشک ________ ________ ________
2. پنسلیں ________ ________ ________
3. چمکیلے ________ ________ ________
4. گریفائٹ ________ ________ ________
5. مشینیں ________ ________ ________
6. کارخانہ ________ ________ ________

پڑھیے، سمجھیے اور لکھیے

- اس سبق میں کھردری پنسل، چکنی مٹی، خشک .بتّی، سیاہ حروف اور چمکیلا کوئلہ وغیرہ الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ان میں کھردری، چکنی، خشک، سیاہ، چمکیلا بالترتیب پنسل، مٹی، .بتّی حروف اور کوئلہ کی کسی نہ کسی خوبی کو ظاہر کرتے ہیں۔ وہ الفاظ جن سے کسی اسم کی اچھائی یا برائی کا پتا چلے اسے صفت کہتے ہیں۔ اپنے ہم جماعت ساتھیوں کے ساتھ بات چیت کیجیے اور ایسے پانچ الفاظ معلوم کر کے لکھیے جن میں صفت پائی جاتی ہے۔

1. ________________
2. ________________
3. ________________
4. ________________
5. ________________

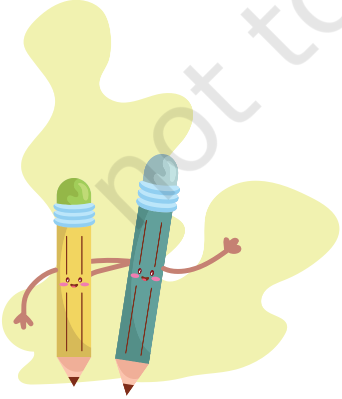

© NCERT not to be republished

- نیچے چند پہیلیاں دی گئی ہیں جن کا جواب کسی پھل یا سبزی کے نام میں پوشیدہ ہے۔ اپنے ہم جماعت ساتھیوں اور گھر کے بڑوں کے ساتھ مل کر ان کا جواب تلاش کیجیے۔ (اشارہ: آم، جامن، ہری مرچ، اناناس، بیر، انار)

1. لال پھل کانٹے لدا کھاوے جگ سنسار — بیر بیر میں کہت ہوں بوجھے نا کوئی گنوار
2. سر کانٹوں تو من بنے اور پاؤں کانٹوں تو پیالہ — امیر خسرو یہ کہیے، رنگ اُس کا کالا
3. ہر برس وہ دیس میں آئے — منھ سے منھ ملا رس پلائے
   اس کی خاطر خرچے دام — آپ بتائیں اس کا نام
4. اگر کہیں مجھ کو پا جاتا — بڑے پریم سے طوطا کھاتا
   بچے بوڑھے اگر کھا جاتے — ویاکل ہو کر جل منگواتے
5. لال صندوق پیلے خانے — اندر بیٹھے ہیں یاقوت کے دانے
6. عجب سنی ایک بات — نیچے پھل اور اوپر پات

عملی کام

- انٹرنیٹ کی مدد سے پنسل کی طرح دوسری ایجادات اور اُن کے موجد کے بارے میں معلومات حاصل کر کے اپنی ڈائری میں لکھیے۔

© NCERT not to be republished

دوہے

(1)

ایسی بانی بولیے، من کا آپا کھوئے
اَورن کو شیتل کرے، آپہو شیتل ہوئے

(2)

بڑا ہوا تو کیا ہوا، جیسے پیڑ کھجور
پنتھی کو چھایا نہیں، پھل لاگے اتی دوٗر

(3)

بُرا جو دیکھن میں چلا، بُرا نہ ملیا کوئے
جو من کھوجا آپنا، مجھ سے بُرا نہ کوئے

(4)

سائیں اتنا دیجیے، جا میں کٹنب سمائے
میں بھی بھوکا نہ رہوں، سادھ نہ بھوکا جائے

© NCERT not to be republished

(5)

گرو گووند دوؤ کھڑے کاکے لاگو پائے
بلہاری گرو آپ نے گووند دیئو بتائے

(6)

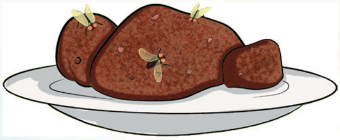

ماکھی گڑ میں گڑی رہے، پنکھ رہے لپٹائے
ہاتھ ملے اور سر دُھنے، لالچ بُری بلائے

(7)

کال کرے سو آج کر، آج کرے سو اب
پل میں پرلے ہوئے گی، بہوری کرے گا کب

—سنت کبیر

(پڑھنے کے لیے)

(**نوٹ :** دوہا ہندوستانی شاعری کی مقبول صنف ہے۔ ادب کے ابتدائی دور میں اس صنف کو صوفی شعرا نے بہت ترقی دی۔ امیر خسرو، سنت کبیر، تلسی داس، عبدالرحیم خان خاناں وغیرہ کے دوہے آج بھی اپنا اثر رکھتے ہیں۔ آج کے دور میں دوہا لکھنے والوں میں جمیل الدین عالی، بھگوان داس اعجاز، شاہد میر اور ظفر گورکھپوری وغیرہ کے نام قابل ذکر ہیں۔)

© NCERT not to be republished